رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

دین کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

جلد ۴ | ۳- اکتوبر ۱۹۱۶ء | سہ شنبہ | مطابق ۶ ذی الحج ۱۳۳۴ھ | نمبر ۲۶

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح علیہ السلام

۲۹ تاریخ بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاں چھوٹی بیوی صاحبہ سے دختر مبارک تولد ہوئی ہم تہ دل سے تمام جماعت احمدیہ کیطرف سے محترم والدین اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان کو مبارکباد عرض کرتے ہیں +

ہفتہ دوران میں مندرجہ ذیل احباب تشریف لائے۔ مولوی ظل الرحمن صاحب و عبد الصمد صاحب پڑاہ بنگال۔ شیخ مشتاق احمد صاحب بنڈر اسحاق (مظفر گڑھ) شیخ سوہنا صاحب کانویں (لاہور) + کرم الدین صاحب کانویں (لاہور) + چوہدری غلام احمد صاحب کریام + ملک پیر بخش صاحب صوابی حاجی سید علیشاہ صاحب جالندھر + قاضی امیر حسین صاحب علی پور ملتان + حاجی محمد حسن صاحب لکھنؤ + رحمت علی صاحب ...

اخبار احمدیہ

پانی پت سے ماسٹر نور الٰہی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں آریوں کا جلسہ تھا۔ جلسہ کی آخری تاریخ کو بوقت شام مسلمانوں کو بھی بولنے کا موقعہ دیا گیا۔ غیر احمدیوں کیطرف سے خواجہ غلام الثقلین صاحب سیکنڈ ماسٹر اور آریوں کیطرف سے لالہ رام چندر صاحب لکچرار دہلوی مناظر مقرر ہوئے۔ اتفاقاً مجھے بھی اس روز وہاں جانے کا اتفاق ہوگیا۔ خواجہ صاحب نے جملہ سوالات کے جوابات حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ کتب سے اپنی تقریر میں بیان کئے مگر چور آخر چور ہی ہے لالہ رامچندر کو یہ کہنے کی ضرورت پڑی کہ تم ابھی اور مرزا غلام احمد صاحب کی کتب کو دیکھو۔ بعد مناظرہ میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیا آپ جماعت احمدیہ کو ٹائم دینگے مگر آریوں نے وقت دینے سے انکار کر دیا +

قدم رسول

ضلع کٹک سے جناب محمد محسن صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ رسالہ مباحثہ بالمیہ چھپا کر تقسیم کیا گیا ہے خدا تعالیٰ اسکو گم کردگان راہ ہدایت کے لئے باعث رشد و ہدایت بنائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد عمر صاحب کا بیان۔

لکھنؤ سے جناب کبیر الدین صاحب بدیں الفاظ تحریر فرماتے ہیں کہ

"مولوی محمد علی صاحب حق پر نہیں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ جماعت نہ بنا سکے اور اسی باعث ہم فیل ہوئے میرا دل مولوی صاحب سے ہٹا ہوا ہے" +

ایسٹ افریقہ

سے جناب محمد صدیق صاحب گارڈ ملٹری ریلوے اطلاع دیتے ہیں کہ علاوہ اپنی اصلی ڈیوٹی کے ایک اور کام بھی میرے سپرد کیا گیا تھا جسکی وجہ سے میں گھبرا گیا۔ دو تین روز کے بعد ہی ۱۳ مئی کے الفضل میں جب حضرت اقدس کے کسی احمدی دوست کے خط کے جواب میں ارشاد کردہ یہ الفاظ دیکھا گیا +

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا)

پڑھے کہ سخت کام سے ترقی ہوتی ہے تو بفضلہ اللہ تعالیٰ سے دونوں کام کرنیکی توفیق چاہی - چند ہی روز بعد یہ بات ہمارے اعلےٰ افسر تک پہنچ گئی جس نے میری تکلیف کو محسوس کیا اور مجھے صرف اصلی ڈیوٹی پر لگایا گیا - خلیفہ برحق کی اطاعت سے نہ صرف ہمیں روحانی غذا ملتی ہے بلکہ ہماری دنیوی مشکلیں بھی فوراً حل ہو جاتی ہیں +

دھلی سے منصوری جناب مولوی حکیم خلیل احمد صاحب دھلی سے منصوری میں تشریف لائے ہیں اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں پر اشتہارات تقسیم کئے گئے ہیں چند روز تک مسجد احمدیہ میں تقریروں کا سلسلہ جاری رکھنے کا ارادہ ہے +

ایبٹ آباد سے جناب شیر زمان خان صاحب لکھتے ہیں کہ میں ایک غیر احمدی دوست کو ملنے گیا - وہاں چند ایک غیر احمدی اشخاص اسبات کی تیاری کر رہے تھے کہ مولوی محمد علی کے ساتھ وفات مسیح کے متعلق مباحثہ کرایا جائے اور اس کے لئے پشاور سے قاضی محمد اکبر کو بلایا جائے - پیغام پارٹی کے متعلق انھوں نے یہ رائے لگائی کہ قادیانی پارٹی سے زیادہ مضر ہے کیونکہ یہ لوگ روپیہ کی خاطر کچھ کا کچھ بنا رہے ہیں حقیقت میں درست تو دونوں نہیں مگر قادیانی اپنا عقیدہ ظاہر کر دیتے ہیں اور یہ روپیہ کی خاطر ظاہر نہیں کرتے +

پورٹ بلیر ملازمت کے لئے جانیوالے احباب کو اطلاع جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب کیمبلپور سے مندرجہ ذیل امور احباب کی آگاہی کے لئے شائع کئے جاتے ہیں - (۱) کنبہ یہاں لایا جا سکتا ہے دیہات میں خرچ پنجاب سے زیادہ نہیں ہوتا مگر ملازمت منقطع نہیں ہوگی - ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی معرفت طلبی ہوگی اور کرایہ صرف خود کا ملے گا - لاہور سے پورٹ بلیر تک کا کرایہ درجہ سوم ۲۵ روپے کل سفر ایک ہفتہ کا ہے - آب و ہوا خطرناک نہیں - ہاں پنجاب کی سی نہیں ہے صرف ایک ہی فصل چاولوں کی ہوتی ہے - نیا بندوبست ہو چکا ہے - نقشہ جات تیار ہو رہے ہیں - کوئی کوارٹر نہیں ہے مکان دو تین چار ملازم ملینگے - پانچ سال یہاں نوکری کرنی ہوگی - آئندہ ترقی تنخواہ کی کوئی امید نہیں پرانی ملازمت سے رخصت لیکر آئیں اور وہیں چلے جاوینگے - ترقی کی سفارش چیف کمشنر صاحب کرینگے - سخت ضرورت پر تھوڑی بہت رخصت

جنگ کی خبریں

تسخیر کومبلز لنڈن - ۲۷ ستمبر - پیرس - شب گزشتہ کی سرکاری مراسلت مظہر ہے کہ شمال سوم میں پھر لڑائی شروع ہوئی اور اتحادیوں نے چند گھنٹوں میں دوسرے روز کی لڑائی کی منزل مقصود پر پہنچکر اپنے فوائد کو اور بھی وسعت دی - چونکہ جرمنوں نے زمین دوز گیلریوں میں بہم رسانی خوراک و دیگر اسلحہ حرب کے عظیم الشان ذخائر جمع کر چھوڑے تھے - اس لئے مال غنیمت کی ایک زبردست مقدار ہمارے ہاتھ لگی ہے ایک سو مجروح جرمن سپاہیوں کو جنھیں غنیم چھوڑ گیا ایک مقام پر جمع کیا گیا - موضع کومبلز جرمن لاشوں سے بھرا ہوا تھا - غیر مجروح قیدیوں کی تعداد جو فرانسیسیوں کے ہاتھ لگے ہیں ۱۲ سو تک پہنچ چکی ہے اور تا حال ۳۰ کلدار توپیں گرفتار کیجا چکی ہیں +

کومبلز کی اہمیت لنڈن ۲۷ ستمبر کومبلز کی مجموعی آبادی ۳ ہزار نفوس پر مشتمل ہے اسکی حقیقی اہمیت اس امر میں مضمر ہے کہ یہ دو سال کی ان تھک محنت کا نتیجہ تھا - اور فوجی استحکامات کا ایک وسیع سلسلہ تھا - اور عظیم ترین توپیں اور اعلےٰ ترین افواج اسکی مدافعت کرتی تھیں +

پریزیڈنٹ فرانس کا پیغام لنڈن ۲۸ ستمبر - پریزیڈنٹ پوائنکیر نے حضور ملک معظم کی خدمت میں شاندار برطانوی فتوحات پر مبارکباد کا برقی پیغام ارسال کیا ہے +

سروی سپاہ کی ترقی لنڈن ۲۸ ستمبر - سالونیکا سروی سپاہ کامیاب حملے کر رہی ہے غنیم کیمکالن پر اپنی کمک لے آیا ہے - اور اسنے متعدد ناکام حملے کئے ہیں بہت سے قیدی گرفتار کئے گئے ہیں یہ دیکھا گیا ہے کہ تازہ بلغاری سپاہ شراب کے خمار میں حملہ آور ہوتی تھی +

جہازوں کی غرقابی لنڈن ۲۷ ستمبر - نامعلوم کا جہاز ... نامی غرق کر دیا گیا ہے -

لنڈن ۲۸ ستمبر برطانوی جہاز ... اور نامعلوم کا جہاز ڈ... نیا غرق کر دیئے گئے ہیں +

ہندوستان کی خبریں

بندر کراچی میں مزدوروں کی قلت کراچی ۲۷ ستمبر - کراچی بندر میں سخت قلت مزدوری کی وجہ سے جہازوں کی روانگی میں تاخیر ہو رہی ہے بوجہ برسات کی بکثرت بارشوں کی وجہ سے مزدوروں کی ایک کثیر تعداد زراعتی کاروبار کے لئے دیہات میں چلی گئی ہے +

ایک تاجر کا عطیہ شملہ ۲۸ ستمبر کلکتہ کے ایک مشہور تاجر نے ۲۵ ہزار روپیہ کی بیش بہا رقم سرمایہ جنگ کے لئے حضور نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت میں پیش کی ہے چنانچہ حضور وائسرائے بہادر نے عطیہ مذکور کو حسب ذیل فنڈ میں تقسیم فرما دیا ہے امپیریل انڈین ریلیف فنڈ ۱۵ ہزار - انجمن برطانوی صلیب احمر و سینٹ جان ایمبولینس ۵ ہزار - انڈین کمفرٹ ٹروپ فنڈ ۵ ہزار +

حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بروز چہار شنبہ شملہ سے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں +

کانگرس میں کوئی مسلمان شامل نہو مراد آباد کے مسلمانوں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ چونکہ ہندوؤں نے مسلمانوں کی علیحدہ نیابت کے خلاف ایجی ٹیشن کی ہے اس لئے آیندہ اجلاس کانگرس میں کوئی مسلمان شامل نہو +

ایک گاؤں میں تین خون ضلع فیروزپور سے ایک وقت میں تین خون کئے جانیکی افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے دو سکھ مسمیان تھل سنگھ اور بسنتا سنگھ ساکنان موضع دینا اور انکی بہن مسماۃ کشنی کو اس گاؤں کے دیگر دو سکھوں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا انکو

معذرت

(الفضل کے خاص نامہ نگار کی قلم سے)

الفضل کی گزشتہ اشاعت میں میرے قلم سے میری عادت اور سابقہ تحاریر کے خلاف "وہ دیکھو احمدی بنکر . . ." کے زیر عنوان ایک نوٹ شائع ہوا ہے جسکی زبان کو سیدنا حضرت خلافت مآب نے سخت ناپسند فرمایا ہے - واللہ اسکو لکھتے وقت یا شائع کرتے وقت ایڈیٹر صاحب کی طبیعت پر ایک بوجھ محسوس ہو رہا تھا مگر مصطفیٰ خان کی سخت زبانی اور تعلی اور پھر مرہم عیسےٰ صاحب ... سے ... یاد کیا گیا کہ اس مضمون کو آپکے اکابر نے کس نظر سے دیکھا ہے، تو ان کا بجائے اظہار تنفر یہ کہنا خوب لکھا ہے قلم توڑ دیئے ہیں تم میں کوئی ہے جو اسکو جواب دے وغیرہ - ایسے ... کے باعث مجبور ہو کر بہ اکراہ یہ نوٹ لکھا تھا - چونکہ حضرت امام نے اس تحریر کو سخت ناپسند فرمایا ہے - اس سے کوئی دوست اسپر اس طرح پر کچھ لکھنے کی تکلیف نہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۳ - اکتوبر ۱۹۱۶ء

مولوی محمد احسن صاحب امروہی

اور

اخبار پیغام صلح لاہوری

(نمبر ۴)

ضرورت نہ تھی کہ اس ناگوار بحث کو طوالت دیجاتی لیکن چونکہ اخبار پیغام صلح جس کا مقصد اور مدعا یہ ہے۔ کہ جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی ذات کے متعلق جہاں تک بھی ہو سکے۔ تضحیک کرے۔ اور انہیں لوگوں کی نظروں سے گرائے۔ اس بحث کو بند کرنا پسند نہیں کرتا۔ اسلئے ہم بھی مجبور ہیں کہ بحیثیت مجیب کے کچھ نہ کچھ لکھیں ؛

پیام نے بظاہر مولوی محمد احسن صاحب کی خیرخواہی کا دم بھرتے ہوئے اور در پردہ ان پر ایک سخت الزام لگاتے ہوئے لکھا تہا کہ مبائعین کہتے ہیں کہ :-

"مولانا موصوف نے رشوت کے طور پر روپیہ لیکر یہ کتاب لاہور والوں کے اعتقاد کے مطابق لکھ دی ہے"

اور شائع کیا تھا کہ :-

"ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم علانیہ مولانا موصوف کی اس معاملہ میں بریت کی شہادت دیں"

لیکن باوجود اسکے کہ اس بریت کی شہادت کو دیکھنے کے لئے مدت سے ہماری آنکھیں ترس رہی ہیں۔ اور ہم کئی بار اسکے لئے تقاضا بھی کر چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ اسوقت تک پیام نے کوئی شہادت پیش نہ کی۔ ہمنے شہادت کے پیش کرنے کا ایک نہایت عمدہ اور آسان طریق بھی بتا دیا تہا۔ اور اگر پیغام کے پاس کچھ بھی شہادت ہوتی۔ تو وہ ضرور پیش کرتا۔ لیکن اس وقت تک وہ کچھ نہیں پیش کر سکا۔ ہمنے لکھ دیا تھا کہ :-

"اگر مولوی صاحب پر یہ الزام لگانے اور اسکو شائع کرنے سے فی الواقع انکی وہی غرض تھی۔ جو اس نے بیان کی ہے۔ تو اُسے چاہیئے تہا کہ اپنے امیر کی طرف سے علانیہ طور پر اور صاف الفاظ میں اسطرح لکھتا کہ ہم اللہ تعالے کی قسم کھاکر شہادت دیتے ہیں کہ حضرت مولانا مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آج تک نہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی یا اُنکے برخوردار یعقوب کو کسی طور پر کسی قسم کی کوئی مالی امداد دی ہے اور نہ خواجہ کمال الدین صاحب نے"

اگر پیغام صلح کیطرف سے مندرجہ بالا طریق سے شہادت شائع ہو جاتی۔ تو کہا جا سکتا تھا کہ اس نے مولوی محمد احسن صاحب کی خیرخواہی کے لئے اُنپر ایک الزام لگاکر اسکو شائع کیا تھا۔ لیکن اسوقت تک بار بار اس الزام کو دُہرانا اور اسکی نسبت شہادت نہ دینا بتلا رہا ہے کہ اس سے پیغام کی کیا غرض ہے ؛

ہمنے یہ شہادت پیغام صلح سے اسکی اپنی تحریر کی بنا پر طلب کی تھی۔ اور اس کا جواب دینا اسی کا فرض تہا۔ لیکن ۲۸ ستمبر کے پیام میں نہ معلوم مولوی محمد احسن صاحب کا کس حالت کا لکہا ہوا ایک خط اسکے جواب میں شائع کیا گیا۔ ہمنے مولوی صاحب موصوف کو ان کی حالت پیری اور ضعیفی کو مدنظر رکھتے ہوئے اسوقت تک کسی بات کا جواب دینے کی تکلیف نہیں دی۔ کیونکہ بوجہ کبر سنی کے آپ کو اپنے اعضاء وجوارح پر ضبط حاصل نہیں ہے۔ لیکن پیغام انکی حالت سے فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ چنانچہ اس نے ہمارے مطالبہ کا خود تو کوئی جواب نہیں دیا۔ اور نہ ہی دینا چاہتا ہے۔ مگر اس کے جواب میں مولویصاحب کے نام سے یہ الفاظ شائع کر دیئے ہیں :-

"میں بتاکید لکھتا ہوں کہ بعد وفات مولوی نورالدین صاحب کے ابتک کوئی معقول رقم بطور ہدیہ یا نذرانہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کیطرف سے مجھ کو نہیں دیگئی"

ہمیں شک ہے۔ کہ یہ الفاظ مولویصاحب موصوف کی قلم یا زبان سے نکلے ہوں۔ کیونکہ ان میں مندرجہ ذیل نقص ہیں۔ اول تو یہ کہ ہم نے مطالبہ پیام سے کیا تھا نہ کہ مولوی صاحب سے۔ پھر انکو کیا ضرورت تھی۔ کہ اس پیری اور ناتوانی کی حالت میں دوسرے کا بوجھ اپنے سر پر رکھنے کی کوشش کرتے۔ دوسرے ہمارا مطالبہ حلفیہ تھا۔ نہ یہ کہ کوئی تاکیدی لفظ شائع کیا جاوے جو کسی طرح بھی اطمینان دلانے والا نہیں ہے۔ مولوی صاحب ماشاءاللہ حلف اور تاکید میں خوب فرق جانتے ہونگے اسلئے انکی نسبت ایسی غلطی کو منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ سوم یہ الفاظ "کہ ابتک کوئی رقم معقول بطور ہدیہ یا نذرانہ انجمن اشاعت لاہور کی طرف سے مجھ کو نہیں دیگئی" بڑے عیارانہ اور دہوکہ دہ ہیں۔ رقم معقول کے پردہ میں بہت کچھ سما جا سکتا ہے۔ نہیں معلوم ان الفاظ کے لکھنے والے کے نزدیک رقم معقول کس قدر شمار و اعداد کو چاہتی ہے۔ اور کتنی بڑی موٹی رقم اسکے نزدیک رقم معقول میں داخل ہے۔ پھر اس میں انجمن اشاعت اسلام کا پہلو تو لے لیا گیا ہے۔ مگر دوسرا پہلو یعنے یہ کہ اور نہ خواجہ کمال الدین صاحب نے کچھ دیا ہے۔ بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ایسی بیہودہ اور مغالطہ دہ تحریر کا جناب مولوی صاحب کی طرف منسوب کرنا آپ پر ایک تازہ اور بہت بڑا حملہ کرنا ہے۔ کیا پیغام کا ایڈیٹر جو اذا لم تستحی فاصنع ما شئت کا مصداق ہے ابھی تک مولوی صاحب موصوف کی ذات پر پے در پے حملے اور ناپاک الزام لگاکر سیر نہیں ہوا کہ اب اس نے یہ ایک نیا طریق اختیار کیا ہے۔ وہ لوگ جنھوں نے ہمارے مطالبہ کو پڑھا ہوگا۔ اور پیغام کی وہ تحریر انکی نظر سے گذری ہوگی جسے اس نے مولویصاحب کی طرف منسوب کیا ہے۔ انکے دل میں مولوی صاحب کی نسبت کیا خیال گذرا ہوگا۔ سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہوتا ہے۔ اگر آج مولوی محمد احسن صاحب کا پیغام کے نادان ایڈیٹر سے یہ رابطہ نہ ہوتا۔ تو انکو یہ دن دیکھنا نہ پڑتا ؛

ہم پر یہ بھی الزام لگایا گیا ہے۔ کہ تم نے مولویصاحب موصوف کی علمیت پر حملہ کیا ہے۔ حالانکہ ہم نے کوئی حملہ نہیں کیا۔ بلکہ ایک حقیقت کا اظہار کر کے مولوی صاحب کی ذات کو "القول الممجد" کے خندہ آفرین دلائل کے بدنما داغ

سے صاف کرنے کے لئے لکھا تھا کہ :-

"وہ دلائل فی الحقیقت اس قابل ہی نہیں کہ ان کا ذکر کیا جائے یا انہیں کسی ذی علم کی طرف منسوب کیا جا سکے"

ہمارے الفاظ صاف ہیں۔ اور ان سے مولوی صاحب کی جو علمیت پہلے تھی۔ اس پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ بلکہ دافع ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ درحقیقت ایسا ہی ہے کہ مولوی صاحب کیطرف اس کا منسوب کرنا گویا آپ کی علمیت کی ہتک کرنا ہے۔ ہمیں مولوی صاحب کی علمیت سے انکار نہیں البتہ انکے اپنے قول کے مطابق :-

"کہ اب میری ایسی حالت ہے کہ موت کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہوں"

اس بات کا اقرار ضرور ہے۔ کہ ایسی حالت میں جو کچھ انہوں نے لکھا۔ علمیت کے پایہ سے بہت گرا ہوا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ اور یہ بات ہم نہیں کہتے وہ سارا رسالہ خود بخود کہہ رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب اسکی ساری حقیقت کو بے نقاب کر کے دکھلایا جائیگا ٭

پیغام کا یہ لکھنا کہ جماعت پر اس رسالہ کا اثر ہوا ہے یا اسکی معقولیت کا کوئی قائل ہے۔ تو یہ بالکل غلط ہے یہ چیز ہی ایسی نہیں کہ جس میں کچھ اثر ہو۔ اور یہ مال ہی اس قابل نہیں کہ کسی سے خراج تحسین وصول کر سکے۔ پیغام اس رسالہ کے موثر ہونے کے متعلق لکھتا ہے کہ :-

"اس وقت تک اس دو ماہ کے قلیل عرصہ میں القول المجید کے پانسو سے زائد نسخے فروخت ہو چکے ہیں۔ اور آئے دن اسکی معقول تعداد نکلتی رہتی ہے"

اول تو یہ بات تصدیق طلب ہے کہ آیا اسقدر نسخے فروخت بھی ہوئے ہیں یا نہیں۔ دوسرے اگر اس بات کو درست بھی مان لیا جائے۔ تو اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا کہ یہ کتاب اثر انداز بھی ہوئی ہے۔ اسطرح تو اسکے بے اثر اور غیر معقول ہونے کا اور بھی ثبوت مل گیا۔ کہ باوجود اسکے کہ اسوقت تک پانسو نسخے بک چکے ہیں۔ پھر بھی کوئی ایک آواز اسکی پسندیدگی کے متعلق نہیں اٹھی ٭ جب یہ واقعہ ہے۔ تو ثابت ہوا کہ ایڈیٹر پیغام نے اسطرح بھی اپنے خبث باطنی کو کام میں لا کر مولوی صاحب موصوف پر ایک اور حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ گویا آپکا اس کتاب کو شائع کرنا صرف ٹکے کمانے کے لئے تھا چنانچہ کما رہے ہیں۔ اور اس قلیل عرصہ میں پانسو سے زائد نسخے فروخت کر چکے ہیں۔ پیغام ہمارے معقول اور مضبوط مطالبات کے متعلق تو یہ کہتا ہے کہ :-

این است جواش کہ جوابش نہ دہی

لیکن کس قدر تعجب کی بات ہے کہ بات بات میں مولوی صاحب پر حملہ کرنے سے باز نہیں آتا۔ اور اسوقت تک اپنی زبان قلم کو خاموشی کا سبق نہیں پڑھایا۔

ہمیں مولوی صاحب کی حالت پر رہ رہ کر رحم آتا ہے کہ ان پر اس قدر سخت حملے ہو رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے ہماری ہمدردی بھری تحریروں کو "بکواس" کہتے ہیں کاش! مولویصاحب اس عمر کو نہ پہنچتے۔ اور نہ ہم ان کے منہ سے ایسے ناگوار کلمات سنتے ٭

سرحدی قبائل کی شرارتیں

۱۹۱۵ء کے متعلق صوبہ سرحدی کے محکمہ پولیس کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اسمیں انسپکٹر جنرل آف پولیس سرحدی قبائل کی اس دستبرد کے متعلق جو انہوں نے سرکاری علاقہ میں کی لکھتے ہیں :-

"کہ ہزارہ اور بنوں کے علاقہ میں جو ڈکیتیاں وقوع میں آئیں۔ وہ کچھ زیادہ اہم نہ تھیں۔ لیکن دیگر تین علاقوں میں معاملہ کی صورت مختلف تھی۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان میں محسودوں کے مسلح گروہ جو بعض اوقات سینکڑوں کی تعداد میں ہوتے تھے۔ باقاعدہ طور پر ڈاکہ زنی کرتے رہے بنوں میں اس سے کسی قدر کم ڈاکے پڑے۔ موسم گرما میں پشاور کے اس علاقہ میں جو دریائے کابل کے شمال مشرق میں ہے محسودوں کا کام مہمندوں نے انجام دیا۔ پشاور میں ۶۰ وارداتیں وقوع میں آئیں۔ جنمیں ڈاکو ۵۹ ہزار روپیہ لوٹ کر لے گئے۔ اسمیں سے ۲۷ ہزار روپیہ برآمد ہو گیا۔ حملہ آوروں نے ۲۱۔ آدمیوں کو مار ڈالا۔ اور ۲۴ ہندو اور ۱۰ مسلمانوں کو اٹھا کر لیگئے جنمیں سے ۱۷ ہندو اور ۹ مسلمان بغیر کسی قسم کی ادائگی کے چھڑا لئے گئے۔ پانچ ہندوؤں کو ۴ ہزار ۸ سو ۰ ۷ روپیہ کا معاوضہ دیکر چھڑایا گیا۔ اسطرح بارہ ہندو اور ایک مسلمان زندان بلا میں گرفتار رہے۔ بنوں میں ۲۱ ڈاکے ڈالے گئے جنمیں ۱۴۔ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ۲۹۔ ہندوؤں کو ڈاکو لیگئے۔ انمیں سے سات بغیر ادائے زر اور چار ایک ہزار ۵۰ روپے کی ادائگی پر رہا کرا لئے گئے۔ ۱۸۔ بدستور سرحدیوں کی قید میں رہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ڈاکوؤں کی تعداد ۱۱۰ تھی۔ ان میں پونے تین لاکھ روپیہ کی مالیت کا مال و اسباب ڈاکو لے گئے۔ اور صرف ۵۲ ہزار روپے کا مال برآمد ہوا برٹش رعایا کے ۳۷ آدمی ان ڈاکوں میں ہلاک ہوئے۔ ۲۶۔ ہندو اور ۳۰ مسلمان قیدی بنائے گئے۔ جنمیں ۱۲ ہندو اور ۳۰ مسلمان بعد ادائے تاوان چھڑائے گئے۔ ایک ہندو کا معاوضہ ۳ ہزار ۲۰۰ روپیہ دیا گیا۔ اور ۵۔ آدمی بدستور اسیر رہے۔ جن لوگوں کو ڈاکو اٹھا کر لے گئے۔ انکی کل تعداد یہ تھی۔ ۱۰۷ ہندو۔ ۵۵ مسلمان اور ایک دیسی عیسائی ان میں سے ۱۱۱ بعد ادائے تاوان یا بغیر ادائگی کے چھڑا لئے گئے۔ اور چار اشخاص جو ۱۹۱۴ء میں گرفتار ہوئے تھے۔ ۱۹۱۵ء میں چھوڑے گئے۔ انسپکٹر جنرل لکھتے ہیں کہ اب مہمندوں کی قرار واقعی سرکوبی کر دیگئی ہے۔ اور وہ اب سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے۔ البتہ محسودوں کی دستبرد میں ابھی تک کوئی فرق نہیں آیا۔ اور انکو ہوش میں لانیکے لئے سخت تدابیر زیر غور ہیں"

مندرجہ بالا رپورٹ سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ سرحدی علاقہ کے جاہل اور وحشی لوگ بلا تفریق ہندو و مسلمان کے ہر ایک اس شخص کو جس کے پاس مال و دولت ہو۔ اٹھا کر لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ گورنمنٹ ان کی سرکوبی کیلئے موثر تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ اور امید ہے کہ انہیں بہت جلدی ہوش آ جائیگی۔ کاش! یہ لوگ دین اسلام سے واقف ہوتے۔ تا ایسی قابل شرم اور لائق نفرت حرکات کے مرتکب نہ ہوتے ٭

شبیلِ یہود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت پر ایک ایسا وقت آئیگا ۔ جبکہ وہ لتیتعن سنن الذی من قبلکم شبرا بشبر ۔ یہود اور نصاریٰ کے قدم بقدم چلینگی ۔ یعنی وہی نقائص جو یہود اور نصاریٰ میں ہیں۔ اس میں آجائیں گے ؕ

آپ کے یہ الفاظ دل ہلا دینے اور رعشہ پیدا کر دینے والے تھے ۔ اور چاہیئے تھا ۔ کہ آپ کی اُمت ان سے فائدہ اُٹھاتی ۔ لیکن جو کچھ اس مخبر صادق نے بتایا تھا ۔ وہ ہوئے بغیر کسطرح رہ سکتا تھا ۔ آہ ! آخر وہ وقت آگیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو عملی جامہ پہننا پڑا ۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں ۔ کہ مختصر طور پر قرآن کریم اور احادیث سے یہود کے ساتھ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی مشابہت بیان کی جائے ۔ اس سے واللہ ہماری غرض کسی کا دل دُکھانا نہیں ۔ بلکہ ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینم گناہ است

کو مدِ نظر رکھ کر ایک ہمدرد ناصح اور مشفق طبیب کی حیثیت سے اپنے دردِ دل کا اظہار کرتے ہیں ۔ تا وہ جو غفلت میں پڑے ہیں ۔ ہوشیار ہو جائیں ۔ اور جو ناواقف ہیں ۔ واقفیت حاصل کر لیں ۔ اور اپنے حقیقی معالج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آستانہ پر آگریں ۔ لیکن اگر باوجود ہماری اس نیک نیتی اور ہمدردی کے کوئی ناک بھوں چڑھاتا ہے ۔ تو چڑھاتا رہے ۔ کہ بیمار شدت مرض کی وجہ سے کڑوی مگر مفید دوائی پیتے وقت بھی اسی طرح کیا کرتا ہے اور ایسا کرنے میں وہ ایک حد تک معذور بھی ہوتا ہے لیکن جسطرح مشفق طبیب کا یہ کام ہے ۔ کہ ایسی حالت میں مریض کو خاص طور پر دوا پلائے ۔ اسی طرح ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایسے روحانی بیماروں کی طرف خاص توجہ کی جائے ۔ اور اپنی طرف سے ہمدردی اور شفقت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے ۔ آگے شفا دینا یا نہ دینا خدا تعالیٰ کے اپنے اختیار میں ہے ۔ پس اس غرض اور مدعا کو مدِ نظر رکھ کر ہم اس مضمون کو شروع کرتے ہیں اور مناسب سمجھتے ہیں کہ مختصر طور پر قرآن کریم اور احادیث سے یہود کیساتھ موجودہ ...

(۱) خدا تعالیٰ یہود کے علماء کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے ۔ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ۔ کہ عوام الناس طرح طرح کی بدکاریوں میں مبتلا ہوتے تھے ۔ لیکن وہ ان کو منع نہیں کیا کرتے تھے ۔ اور ان کا یہ فعل بہت ہی بُرا تھا ۔ یہی حالت آج کل کے اکثر علماء کہلانے والوں کی ہے ۔ جتنے کہ کنچنیوں کا بدکار ہونا کوئی پوشیدہ امر نہیں ۔ مگر وہ بھی جب کبھی مولوی صاحبان کی دعوت کے لئے چھلیہ اور شوربا تیار کرتی ہیں تو مولوی صاحب اسے نعمت عظمیٰ سمجھ کر خوب چوکڑی لگا کر بڑی خوشی سے مزے لے لیکر کھاتے ہیں ۔ بمبئی کی طرف روپے کی خاطر وعظ کرنے جاتے ہیں ۔ وہاں پر کثرت سے سودخوری ہوتی ہے ۔ لیکن کیا مجال کہ سود کے خلاف ایک لفظ بھی ان کے منہ سے نکلے ۔ کیونکہ اگر کچھ کہیں ۔ تو مٹھی کون گرم کرے ۔ اسی طرح خدا تعالیٰ یہود کے گدی نشینوں کے متعلق فرماتا ہے ۔ لولا ینھٰھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا یصنعون ۔ کہ گدی نشین اور علماء عوام کو ان کی گناہ کی باتوں اور مردار خوری سے کیوں نہیں روکتے ۔ ان کی یہ روش بہت ہی بُری ہے ۔ یہی حالت مسلمانوں کے پیشواؤں اور گدی نشینوں کی ہے ۔ وہ جانتے ہیں ۔ کہ نامحرم عورتوں کا گانا سننا اور ان کا سننا شریعت اسلام نے حرام قرار دیا ہے ۔ مگر وہ اپنے مکانوں پر ناچ کروائیں گے ۔ حتی کہ عشق مجازی کی آڑ میں ناجائز تعلق رکھنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے ۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مردوں کو اس سے بھی منع فرمایا ہے ۔ کہ نامحرم عورتوں کی طرف وہ نظر اُٹھا کر دیکھیں ۔ فرمایا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ۔ مومنین کو کہدو ۔ کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچا رکھیں ۔ اس سے ان کی شرم گاہوں کی حفاظت ہوگی ؕ

اسی طرح قل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ۔ مومن عورتوں سے بھی کہدو کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھا کریں ۔ یہ پاکدامنی کا بھاری ذریعہ ہے ۔ مگر خدا کے اس حکم کی ذرا پرواہ نہیں کی جاتی ؕ

اگر ہماری قلم کی زبان سے یہ باتیں کسی کو بُری معلوم ہوں ۔ تو وہ خواجہ حسن نظامی کے مُنہ سے سُن لے ۔ وہ کیا لکھتے ہیں ۔ اپریل ۱۹۱۶ء کے خطیب میں انھوں نے لکھا تھا ۔ کہ ہم میں اے دوستو ! کچھ رنگیلے فقیر پیدا ہو گئے ہیں ۔ یہ وہ ہیں ۔ جن کی صورتیں اچھی ہیں ۔ شباب کی عمریں ہیں ۔ جذبات نفسانی کے متوالے ہیں ۔ لیکن مفلس ہیں ۔ شوق پورا کرنے کو روپیہ پاس نہیں ہے جاہل ہیں ۔ روپیہ کما بھی نہیں سکتے ۔ کاہل وجود ہیں ۔ محنت بھی نہیں کر سکتے ۔ اس واسطے وہ چاروں طرف سے مایوس ہو کر تم میں آتے ہیں تمہارا خرقہ پہنتے ہیں اور آرام سے شاہ صاحب بن جاتے ہیں ۔ یہی وہ کوچہ ہے جہاں عیب ہنر سمجھا جاتا ہے ۔ جہاں گناہ پر رسوائی نہیں ہوتی ۔ اس واسطے وہ تمام آوارگیاں کھلم کھلا کرتے ہیں اور تمہارے حساب میں اس خرچ کو لکھواتے ہیں ۔ کیا دیکھا نہیں رنگیلے فقیروں کو ڈاڑھی منڈی ہوئی زلفیں بڑھی ہوئی جن میں چنبیلی کا تیل ۔ ہاتھوں میں مہندی ۔ ہلکے رنگ کے ریشمی کرتے ۔ پاؤں کالا کھا جاتے ہوئے رات دن رنڈیوں کے ہاں پڑے رہتے ہیں عرسوں میں آتے ہیں ۔ مرید کرتے ہیں ۔ ملامتیہ بنتے ہیں ۔ زبان پر عشق اللہ کی صدا ہے ۔ دل میں عشق ۔ اللہ دی (نام طوائف) کی ادا ہے ؕ

خلقت فقیر کہلانے کا لحاظ کرتی ہے ۔ (لحاظ نہیں بلکہ اندھی ہے ۔ روحانی مردنی چھا جانے کی وجہ سے کچھ دیکھتی نہیں ۔ اور کچھ محسوس نہیں کرتی) بزرگوں کی پرانی روایتوں پر ان کو فقیری کی رمز سمجھتی ہے ۔ (یہی اس کے روحانی طور پر مردہ ہونے کا ثبوت ہے) اور یہ کھلے خزانے شراب خوری زناکاری دغا شعاری کرتے رہتے ہیں ۔ اور کوئی اُف تک نہیں کرتا " ؕ

یہ الفاظ صاف ہیں ۔ اور اپنی تشریح آپ کر رہے ہیں ۔ مسلمانوں کو ان کی صداقت سے ہرگز انکار نہیں ہو سکتا ۔ کہ انھیں [illegible] سے ایک نے لکھے ہیں ۔ اگر ایک ۔

شہادت کافی نہیں۔ تو دوسرے کی سُن لیجئے۔ جو اسی اخبار کی ۳۰ جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ

"اللہ کی شان ہے۔ کہ بعد نبوت جو طبقہ امت معصوم ومرحوم کا حکیم و معالج رہا۔ اور ہر زمانہ میں جس گروہ کو امت کا طبیب روحانی ہونے کا فخر رہا۔ آج وہ خود ظاہر و باطن کی بیماریوں میں گرفتار ہے۔ جو لوگ ہماری دینی فلاح و اصلاح کے لئے نامزد تھے۔ جو فرقہ ہمارے روحانی ذمائم کا معالج تھا۔ آج وہ ایمانی خسران ضلالت اور روحانی امراض و معصیت میں مبتلا ہے۔ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"۔

کاش مسلمان غور کریں۔

(۲) یہودیوں میں علماء کے ایک دوسرے گروہ کا خداتعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم تو کرتے تھے۔ لیکن خود عملدرآمد نہیں کرتے تھے چنانچہ ان کو شرم دلانے کے لئے فرماتا ہے۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم۔ کہ کیا لوگوں کو تو تم نیکی کا حکم کرتے ہو۔ اور خود نیکی نہیں کرتے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بہت سے مولوی صاحبان اس شعر کے مصداق ہو رہے ہیں۔

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ کبر مقتا عنداللّٰہ ان تقولوا مالا تفعلون۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات سخت ناراض کرنے والی ہے۔ کہ جو تم دوسروں کو کہو۔ وہ خود نہ کرو۔

(۳) یہود کے متعلق خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کثیراً من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللّٰہ

کہ اکثر یہودیوں کے علماء اور فقراء لوگوں کا مال باطل طریقہ سے کھاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے بُرے نمونہ سے دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر چلنے سے روکنے کا موجب ہوتے ہیں۔

چنانچہ اب بھی یتیموں کا مال بڑی بے رحمی سے مولوی صاحب ہضم کرتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ایک مولوی کا ذکر فرماتے تھے۔ کہ ایک شخص فوت ہو گیا اس کی چھوٹی چھوٹی اور غریب اولاد رہ گئی۔ وہ مولوی صاحب وہاں سے بہت سی روٹیاں اور ایک بڑا برتن سالن کا لاتے ہوئے مجھے راستہ میں ملا۔ دُور سے ہی اشارہ کر کے کہنے لگا۔ کہ اگر تمہاری آیت لا تقربوا مال الیتیم (یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ) کے پیچھے چلیں۔ تو یہ روٹیاں اور شوربا کہاں سے کھائیں۔

(۴) پھر یہود کے علماء اور فقراء کی نسبت خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ۔

کہ وہ سونا اور چاندی لے لیکر جمع تو کرتے تھے۔ لیکن خداتعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ اب بھی آپ کثرت سے ایسے مولوی دیکھیں گے کہ وہ صاحب نصاب ہونگے۔ لیکن زکوٰۃ اور صدقے کا نام تک نہیں لیں گے۔

حالانکہ خداتعالیٰ صدقے اور زکوٰۃ کو ان کے پاک کرنے کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ کہ ان کے مالوں سے صدقات لو۔ کہ اس سے ان کی طہارت اور تزکیہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے تھے۔ کہ حکیم فضلدین صاحب مرحوم کے والد کے پاس ایک مولوی صاحب زکوٰۃ لینے کے واسطے آئے۔ حکیم صاحب نے کہا۔ مولوی صاحب آپ تو بڑے مالدار ہیں۔ آپ کو زکوٰۃ لینا کسطرح جائز ہو سکتا ہے جواب دیا ہم جب گھر سے نکلتے ہیں۔ اپنا سارا مال بیوی کے ملک کر دیتے ہیں۔ اور اسطرح غریب ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔ کہ ہم زکوٰۃ لے لیں۔ حکیم صاحب نے کہا۔ مولوی صاحب! آپ نے تو ہم کو اچھا نسخہ بتلایا ہم بھی اپنے اموال اپنی بیویوں کے سپرد کر دیں گے۔ پھر ہم پر بھی زکوٰۃ کی فرضیت نہیں رہیگی۔ آخر مولوی حکیم صاحب کے والد کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ آپ کا بیٹا منطق زیادہ پڑھا ہوا ہے۔ آپ زکوٰۃ دیں۔

مولوی صاحبان اس طرح اپنی حرص و آز کا ثبوت دے رہے ہیں۔

(۵) پھر خداتعالیٰ یہودیوں کا قول نقل فرماتا ہے۔ وقالوا لن تمسنا النار۔

انہوں نے کہا۔ کہ ہم آگ میں ہرگز نہیں ڈالے جائیں گے آجکل عموماً سادات کا اپنی نسبت اور اکثر عوام الناس کا بھی ان کی نسبت یہ عقیدہ ہے۔ کہ چاہے وہ کیسے ہی بدکار کیوں نہ ہوں۔ جہنم کی آگ ان پر حرام ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلعم حضرت فاطمہ کو فرماتے ہیں۔ کہ محمدؐ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے تو نجات نہیں پائے گی۔ بلکہ اپنے اعمال کی وجہ سے۔ پھر اور کون ہے۔ جو بغیر اعمال کے نجات کا امیدوار ہو۔

(۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد جاءکم یوسف من قبل ...... قلتم لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولا۔

کہ انھوں نے حضرت یوسف کے بعد خداتعالیٰ کی ارسال انبیاء جیسی عظیم الشان نعمت کو بند سمجھا۔ اور کہا۔ کہ اس کے بعد خداتعالیٰ اب کوئی رسول نہیں بھیجیگا۔

چنانچہ یہی عقیدہ آجکل کے نام کے مسلمانوں کا ہے۔ کہ یہ امت خداتعالیٰ کی اس قدیم نعمت سے محروم کر دیگئی ہے۔ اور آنحضرت صلعم کے بعد ان میں بھی کوئی نبی نہیں آئیگا۔ حالانکہ آنحضرت کی نسبت خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ کہ آنحضرت کا وہ درجہ ہے۔ کہ ان کی کامل اتباع کرنے والے نبی بنتے ہیں۔ صدیق بنتے ہیں۔ شہداء بنتے ہیں۔ اور صالح بنتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

وسواس الخنّاس سے بچنے کے طریق

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۶ء

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ ۝ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

انسانی ترقی اور تنزل

انسان کی پیدایش اللہ تعالیٰ نے ایسی طرح کی ہے کہ یہ بڑی سے بڑی ترقیات بھی حاصل کر سکتا ہے اور چونکہ ترقیات کے لئے مشکلات کا سامنا ضروری ہوتا ہے اس لئے یہ نیچے سے نیچے بھی گر سکتا ہے اسکے ارد گرد ہر وقت ایسے سامان موجود رہتے ہیں کہ جنمیں سے بعض تو اسکو اوپر کیطرف کھینچتے ہیں۔ اور بعض نیچے کیطرف پھر خدا تعالیٰ نے اسکے اپنے اندر ایسی طاقت رکھی ہے کہ یہ ان دونوں قسم کے سامانوں میں سے جن سے متاثر ہونا چاہے ہو سکتا ہے۔ گویا اسکی مثال اس انجن کی ہے جس میں سٹیم بھرا ہوا ہو اور وہ ایک ڈھلوان سڑک پر کھڑا ہو۔ اسوقت وہ دونوں طرف جا سکتا ہے۔ اوپر کیطرف بھی اور نیچے کیطرف بھی۔ اگر وہ سٹیم سے کام لے گا تو اوپر کیطرف جا سکے گا۔ اور اگر اس طاقت سے جو اسکے اندر رکھی گئی ہے کام نہ لیگا۔ تو نیچے سے نیچے چلا آئیگا پھر جس طرح انجن کو ایک ایسی جگہ کھڑا کر دیا جائے جو ڈھلوان ہو اور اس میں سے طاقت نکالدی جائے تو نیچے ہی کیطرف آئیگا۔ اسی طرح ایک انسان کہ جسکے اندر طاقتیں رکھی گئی ہیں جب وہ ان طاقتوں کو چھوڑ دیتا اور ان سے کام نہیں لیتا۔ تو نیچے ہی نیچے گرتا چلا جاتا ہے اور اتنا نیچے گر جاتا ہے کہ اسکے دوسرے ساتھی حیران ہو جاتے ہیں کہ کیا اتنا نیچے گر گیا لیکن جب انسان طاقتوں سے کام لیتا ہے تو اوپر بھی اتنا چڑھتا ہے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ جس طرح دور سے ستارے بہت چھوٹے اور چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور ان پر غور کرنیوالا حیران ہو جاتا ہے کہ کتنی بڑی فضا ہے اور اسمیں کسقدر ستارے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی کیسی کیسی عجیب مخلوق ہے۔ اسی طرح انسان کی ترقی اور تنزل کا حال ہے۔ جس طرح اس فضا کی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ چار یا دس یا سو یا ہزار میل پر یہ ختم ہو جاتی ہے اسی طرح یہ بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں مقام پر جا کر انسان کی ترقی بند ہو جاتی ہے۔ پھر جس طرح کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ زمین کے نیچے فلاں حد سے آگے کوئی مخلوق نہیں اسی طرح انسان کے گرنے کے متعلق بھی کوئی حد بندی نہیں کر سکتا انسان ترقی کرتے کرتے ایسا ایمان حاصل کر سکتا ہے اور اس میں اتنی خوبیاں جمع ہو سکتی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اس طرح اپنے اندر لے لیتا ہے کہ دیکھنے والے کو یہ دھوکہ لگ جاتا ہے کہ یہی خدا ہے۔ چنانچہ جن برگزیدہ انسانوں نے اپنے قلوب کو بہت ہی صاف کر لیا اور ایمان کے اعلےٰ درجہ کو پہنچ گئے انکی نسبت لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھ ہی لیا کہ یہی خدا ہیں۔ یا انہیں خدا ہے۔ حضرت کرشن۔ حضرت رامچندر حضرت مسیح۔ حضرت عزیر کو لوگوں نے خدا بنا لیا۔ اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے تھے کہ آپکو لوگ خدا سمجھتے۔ مگر آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی توحید کا ایسا جوش تھا۔ اور شرک کے نام تک سے ایسی نفرت تھی کہ آپنے اسکے مٹانے کے لئے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمداً عبدہٗ و رسولہ لگا دیا۔ نادان اور ناسمجھ انسان اعتراض کرتے ہیں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے خدا کے ساتھ اپنا نام لگا کر اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دے لیا ہے۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ یہ آپنے اپنے تئیں خدا تعالیٰ سے علیحدہ کرنیکے لئے کیا ہے نہ کہ خدا تعالیٰ سے ملانیکے لئے۔ پورا حکم تو یہی ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ کہ جس طرح ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اسی طرح ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اس قدر کمالات رکھنے کے اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہی تھے۔ کیا یہ شرک ہے۔ نہیں بلکہ یہ تو شرک کے مٹانے کا ذریعہ ہے۔ یہی وہ حکم ہے جس نے لوگوں کو آپکے خدا بنانے سے روکا۔ ورنہ آپ حضرت کرشن حضرت مسیح وغیرہ سے زیادہ اس بات کے حقدار تھے کہ آپکو خدا سمجھا جاتا۔ بائبل کی پیشگوئیوں میں بھی آپکی شان اور مرتبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو خدا ہی کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور حضرت مسیح کو بیٹے کی حیثیت سے۔ چنانچہ بائبل میں ایک تمثیل کے طور پر حضرت مسیح اپنے آپ کو بیٹے کی نسبت دیتے ہیں۔ اور رسول کریمؐ کے آنے کو خود خدا تعالیٰ کا آنا کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح کہتے ہیں "ایک اور تمثیل سنو ایک گھر کا مالک تھا۔ جس نے انگوری باغ لگایا۔ اور اسکے چاروں طرف احاطہ گھیرا۔ اور اس میں حوض کھودا۔ اور برج بنایا۔ اور اسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دیکر پردیس چلا گیا۔ اور جب پھل کا موسم قریب آیا۔ تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا۔ اور باغبانوں نے اسکے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا اور کسی کو قتل کیا۔ اور کسی کو سنگسار کیا پھر اس نے اور نوکروں کو بھیجا۔ جو پہلوں سے زیادہ تھے۔ اور انھوں نے انکے ساتھ بھی اسی طرح کیا۔ آخر اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہ کہکر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کرینگے۔ جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا۔ کہ یہی وارث ہے آؤ اسے قتل کر کے اسکی میراث پر قبضہ کر لیں اور اسے پکڑ کر باغ سے باہر نکالا۔ اور قتل کر دیا۔ پس جب اس باغ کا مالک آئے گا۔ تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا۔ انھوں نے اس سے کہا۔ ان برے آدمیوں کو بری طرح ہلاک کرے گا۔ اور باغ کا ٹھیکہ اور باغبانوں کو دے گا۔ جو موسم پر اس کو پھل دیں" متی باب ۲۱ ۔ ۳۳ +

اس عبارت میں حضرت مسیح نے اپنے آنے کو بیٹے کا آنا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کو خود مالک باغ کا آنا قرار دیا ہے۔ واقعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ایسی تھی۔ کہ اگر خدا تعالیٰ دنیا میں انسان کے بھیس میں آتا۔ تو آپ ہی کے وجود میں آتا۔ اور آپ ہی کی شان کو دیکھ کر لوگوں کو اس بات کا دھوکہ لگ جاتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس سے لوگوں کو بچانے کے لئے اور اس خرابی کو دور کرنے کے لئے اپنی وحدانیت کے اقرار کے ساتھ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عبودیت بھی لگا دی +

غرض انسانوں میں سے ایسے انسان ہوئے ہیں

کہ جن کو اتنے بڑے درجے حاصل ہوئے اور جن کے قلب میں اتنی صفائی ہوگئی تھی۔ کہ ان کو لوگوں نے غلطی سے خدا یا خدا کے بیٹے یا خدا کے شریک سمجھ لیا۔ گویا انسانوں نے اپنے میں اور ان برگزیدہ انسانوں میں اتنا فرق سمجھ لیا۔ کہ گویا ہم عابد ہیں اور وہ معبود۔ حالانکہ وہ ان ایسے ہی ہونے تھے۔ ویسی ہی ان کی طاقتیں بھی ہوتی تھیں جیسی ان کو معبود ماننے والوں میں ہوتی تھیں مگر جب انھوں نے اپنی طاقتوں سے عمدگی سے کام لیا۔ تو دوسرے جنہوں نے ان طاقتوں کو بیکار چھوڑے رکھا۔ ان کو خدا یا خدا کے اوتار۔ اور خدا کے بیٹے کہنے لگ گئے۔ اس کے مقابلہ میں ایک دوسری مخلوق بھی ہے۔ وہ اپنے مقام سے اتنی گری اتنی گری کہ اس کو انسان کہنا۔ اسکی طرف منسوب ہونا اس سے دور ہی رکھتا۔ اس کے نام رکھنا بھی کوئی پسند نہیں کرتا۔ کیوں اس لئے کہ وہ اتنی نیچے گری۔ کہ جس طرح دُور کی چیز بہت چھوٹی اور حقیر معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ چونکہ انسانیت سے گر کر بہت نیچے اور دُور ہو گئے اس لئے انسانوں کی نظروں میں حقیر دکھائی دینے لگے۔ جو اوپر چڑھے۔ وہ تو ان سے اتنے بلند ہوئے۔ کہ ان کو انھوں نے اپنے میں سے خارج سمجھ کر خدا اور خدا کے اوتار بنا لیا۔ لیکن جو نیچے گرے۔ انکی ذلت اور ادنیٰ ترین حالت کی وجہ سے لوگوں نے ان کو انسان بھی قرار نہ دیا۔ اور واقعی وہ انسان کہلانے کے مستحق بھی نہ تھے۔ خدا تعالےٰ نے بھی ان کو انسان نہیں کہا۔ بلکہ بندر اور سؤر قرار دیا ہے۔ گویا خدا تعالےٰ نے اس بات کی تصدیق فرما دی ہے کہ وہ انسان جو گرنے والوں کو ان کی دوری اور بعد کی وجہ سے اپنے میں شامل کرنا پسند نہیں کرتے وہ ٹھیک کرتے ہیں۔ واقعی ایسے لوگ ان میں سے نہیں۔ بلکہ بندر اور سؤر ہیں +

ترقی اور تنزل کی طاقتیں

تو یہ مدارج ہیں بعض اونچے ہیں۔ اور بعض نیچے۔ اور بعض درمیانی۔ انکے حصول کیلئے خدا تعالیٰ نے انسان میں طاقتیں بھی رکھدی ہیں بعض طاقتیں انسان کو اوپر لے جانے والی ہیں۔ اور بعض نیچے۔ لیکن نیچے لے جانے والی طاقتیں کوئی علیحدہ نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ جو اوپر کھینچنے والی ہوتی ہیں۔ انھیں کے عدم کا نام نیچے لے جانے والی طاقتیں ہے۔ جس طرح اگر انجن سے سٹیم نکال لی جائے۔ تو وہ ایک ڈھلوان جگہ سے خود بخود نیچے آجاتا ہے۔ اس کے نیچے آنے کا باعث کوئی اور طاقت نہیں ہوتی بلکہ سٹیم کا نہ ہونا ہی اس کے نیچے آنے کا باعث ہوتا ہے اسی طرح خدا تعالےٰ نے جو طاقتیں انسان کے اندر رکھی ہیں وہ سٹیم کی طرح اسے اوپر لے جانے والی ہیں ہاں جب کوئی ان سے کام نہیں لیتا۔ تو وہ نیچے گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ جسقدر بُری طاقتیں ہیں وہ اچھی اور اعلےٰ کے نہ ہونے سے بنتی ہیں۔ مثلاً حقارت کیا ہے۔ محبت کے نہ ہونے کا نام ہے۔ کسی سے محبت گھٹتے گھٹتے ایک ایسے درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ کہ اس کا نام حقارت ہو جاتا ہے۔ دیکھو جس طرح سردی نام ہے گرمی کے نہ ہونے کا۔ اسی طرح تمام بداخلاقیاں اور برائیاں اخلاق اور بھلائیوں کے نہ ہونے کا نام ہے۔ یہ کوئی علیحدہ نہیں۔ بعض نادان اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کیا خدا نے ہی بدی اور برائی کو پیدا کیا ہے۔ اگر خدا ہی نے کیا ہے تو بہت بُرا کیا ہے۔ وہ نادان نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالےٰ نے کوئی بدی پیدا نہیں کی۔ بلکہ اس نے نیکی پیدا کی ہے۔ جو بدبخت کسی نیکی کو نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ ان میں اسکی بجائے بدی آجاتی ہے۔ تو بدی نیکی کے عدم کا نام ہے۔ اخلاق کے اثر کا یہاں تک تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ ایسی لکڑی کے پنگھوڑے بنائے گئے ہیں جو ذرا سے اثر سے بھی جھک جاتے ہیں۔ اس پر لیٹ کر جب محبت اور خوشی کے خیال کئے گئے ہیں۔ تو تختہ اونچا ہو گیا ہے۔ اور جب نفرت اور حقارت کے خیال کئے گئے ہیں۔ تو نیچے دبتا گیا ہے۔ تو اونچا لے جانے والی طاقت جب نکل جائے۔ تو پھر نیچے لے جانے والی طاقت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کے ارد گرد دو قسم کے سامان ہیں۔ ایک تو ایسے کہ جو انسان کو اعلےٰ اخلاق اور عادات سے دُور کرتے جاتے ہیں۔ اور دوسرے ایسے کہ ان کے ذریعہ محبت۔ اخلاق وفاداری۔ نیک سلوک۔ احسان اور مروت کرنے کی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بڑھتی رہتی ہیں۔ اور انسان کو اوپر ہی اوپر لے جاتی اور بلند کر دیتی ہیں کہ دیکھنے والے حیران ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے کام ہیں جو ان صفات سے جُدا کر دیتے ہیں۔ اور اس لئے انسان گرتا جاتا ہے +

انسان نیچے کیوں گرتا ہے

لیکن جس طرح انجن کے محفوظ رکھنے اور عمدگی سے چلانے کیلئے گارڈ اور ڈرائیور کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر ایک انسان کو شرور اور وساوس سے بچانے کے لئے ملائکہ مقرر ہوتے ہیں۔ وہ اسکو نیکی کے کام کرنے میں مدد دیتے رہتے ہیں۔ لیکن جب وہ ملائکہ الگ ہو جائیں۔ تو جس طرح انجن سٹیم کے نکال لینے سے خود بخود ڈھلوان سے نیچے آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کچھ بدروحیں ہوتی ہیں۔ وہ انسان کو نیچے کھینچنا شروع کر دیتی ہیں۔ جو انسان اپنی غفلت اور کوتاہی سے ملائکہ سے قطع تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ تو پھر اس کا خود بخود بدروحوں سے تعلق جُڑ جاتا ہے ان سے بچنے کے لئے خدا تعالےٰ نے اس سورۃ میں جو میں نے ابھی پڑھی ہے علاج بتایا ہے +

بدروحوں سے بچنے کے طریق

فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو بظاہر محبت کا سلوک کرتے لیکن چونکہ ان کا تعلق ملائکہ سے نہیں ہوتا۔ اس لئے بجائے اسکے کہ کسی کو اوپر لے جانے میں مدد دیں۔ اور نیچے گرا دیتی ہیں۔ ان کو انسان دوست سمجھتا ہے۔ لیکن در اصل وہ اس کے دشمن ہوتے ہیں۔ فرمایا ان سے بچنے کی ہم تمھیں ایک ترکیب بتاتے ہیں اور وہ یہ کہ قل اعوذ برب الناس خدا سے ہمیشہ ان سے محفوظ رہنے کی دُعا مانگو۔ اس کو کہو کہ اے خدا تو ربّ ہے رب کے معنے ہیں پیدا کرنے والا۔ اور پیدا کرنے کے بعد اس کی باریک در باریک ضروریات کو پورا کر کے کمال تک پہنچانے والا۔ تو فرمایا کہ تم ایسے خدا سے مدد مانگو جو ربّ ہے۔ اور اسے کہو کہ ہمیں اس سے بڑھ کر اور کیا ضرورت ہوگی . . . .

کہیں ایسی خواہشات اور ایسے لوگوں سے تعلق نہ ہو۔ جو ہمیں پیچھے ہی پیچھے لے جانیوالے ہوں۔ پس ہم اپنے آپ کو تیرے ہی سپرد کرتے ہیں۔ کہ تو ہمیں اوپر لے جا یہ تو ربوبیت کا واسطہ دیکر دعا ہوئی۔ اس سے بڑھ کر مالکیت کا درجہ ہے۔ فرمایا پھر اس خدا کو پکارو۔ جو ملک الناس ہے۔ لوگوں کا بادشاہ ہے۔ بادشاہ کبھی پسند نہیں کرتا۔ کہ کوئی باغی اسکی رعایا کو تکلیف پہنچائے۔ اس لئے فرمایا خدا کو ملک کے نام سے اپنی مدد کے لئے پکارو۔ کہ اے خدا ہم تیری رعایا ہیں۔ کیا اگر ہمیں کوئی دکھ دے۔ کوئی تکلیف پہنچائے۔ تو تیری شان بادشاہت کو غیرت نہیں آئیگی۔ ضرور آئیگی۔ پس ہم کو بچا۔ دیکھو دنیاوی بادشاہوں کی رعایا کو اگر کوئی بہکائے۔ تو انہیں غیرت آتی ہے اور وہ اُسے ہلاک اور تباہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی خدا تعالےٰ کو اپنا آپ سپرد کر دے۔ تو کیا وہ اسکے بہکانے والوں کو سزا نہیں دیگا۔ ضرور دیگا۔ پس فرمایا کہ تم اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دو۔ اور کہو کہ الہیٰ تو ہی ہمارا بادشاہ ہے۔ اور ہم تیری رعایا ہیں۔ ان باغیوں اور سرکشوں سے نجات دے جو تیرے جادۂ اطاعت سے ہمیں منحرف کرنا چاہتے ہیں ۔

ربوبیت سے بڑھ کر الوہیت کا تعلق ہے۔ ہر ایک بادشاہ اللہ نہیں ہو سکتا۔ ایک ہی بادشاہ ایسا ہے جو اللہ ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ ہے فرمایا اِلٰہِ النَّاس۔ پھر الوہیت کی صفت کو پکارو۔ اور کہو ہم تیرے بندے ہیں۔ اور تو ہمارا معبود۔ جب کوئی بادشاہ یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اسکی رعایا کو کوئی ورغلائے۔ تو پھر تو جو معبود ہے۔ کسطرح پسند کر سکتا ہے۔ کہ تیرے بندوں کو کوئی ورغلائے۔ پس ہم تیرے ہی حضور عرض کرتے ہیں کہ تو ہمیں فسادوں اور فتنوں سے بچا۔ شریروں اور باغیوں کے وساوس سے نجات دے۔ اور بلند سے بلند درجے حاصل کرنے کی توفیق بخش ۔

جس طرح بلندی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ مشکلات بھی بڑھتی جاتی ہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے اپنی صفات بھی علی الترتیب اعلیٰ بیان فرما دی ہیں۔ تاکہ جہاں مشکلات بڑھتی جائیں۔ وہاں خدا تعالےٰ کی اعلیٰ صفات کے مطابق اپنی مدد اور تائید کے لئے پکارتے جاؤ ۔

موجودہ زمانہ کی حالت۔

اس زمانہ میں اس سورۃ کے پڑھنے کی بڑی ضرورت ہے۔ لوگوں کو آجکل دین سے بڑی نفرت ہو گئی ہے۔ بعض جگہ بہت چھوٹی چھوٹی اور معمولی باتوں سے ابتلا آ جاتے ہیں۔ مثلاً کسی کا جنازہ نہیں پڑھا۔ یا کسی نے رشتہ نہیں دیا۔ یا فلاں کیوں سکرٹری بنایا گیا۔ اور فلاں پریذیڈنٹ کیوں بنایا گیا۔ مجھے حیرت ہی آتی ہے۔ کہ اس زمانہ میں ایمان کی قیمت کیوں اسقدر تھوڑی ہو گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اس زمانہ سے اس سورۃ کا بہت تعلق ہے۔ چنانچہ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ واقعہ میں ہمارے دوستوں کو اسکی بہت ضرورت ہے۔ تا وہ شریر لوگ، جو ان کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ ان سے محفوظ رہیں۔ خناس وہی ہستیاں ہوتی ہیں۔ جو نظر نہیں آتیں یعنی پوشیدہ رہتی ہیں۔ کبھی کسی لباس میں اور کبھی کسی لباس میں آکر وسوسے ڈالتی رہتی ہیں۔ اور انسان سمجھتا ہے کہ یہ میری خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ انسان رات کو مومن سوئیگا۔ اور صبح کو کافر اٹھیگا۔ اور اُسے پتہ بھی نہیں ہوگا۔ کہ کس طرح اس کا ایمان چلا گیا۔ وہ یہی زمانہ ہے۔ اس میں لالچ۔ حسد۔ بغض۔ ناجائز رُعب۔ خوف وغیرہ اتنا ترقی کر گیا ہے۔ کہ ایمان کی کچھ بھی قیمت نہیں رہی۔ اور وہ اسطرح سمجھا جاتا ہے۔ کہ گویا بہت ہی حقیر چیز ہے۔ جس قدر جلدی اپنے پاس سے دور ہو۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ اپنے گندوں اور میلوں کو لوگ اتنا جلدی نہیں پھینکتے۔ جتنا ایمان کو پھینکتے ہیں۔ اگر انکو کہا جائے۔ کہ رسم و رواج کے گندوں کو چھوڑ دو۔ تو لڑنے پر تیار ہو جاتے ہیں کہ اسطرح ہماری ناک کٹ جاتی ہے۔ مگر ایمان کو ترک کرنے کے لئے اگر کوئی کہے۔ تو بڑی خوشی سے تیار ہو جاتے ہیں۔ تو یہ زمانہ اس سورۃ کے پڑھنے کا بہت مستحق ہے۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت مالکیت اور الوہیت کی صفات مدد کریں۔ اور نیچے گرنے والی ہستیوں میں سٹیم بھر جائے۔ تاکہ وہ اوپر چڑھ سکیں یہ خدا تعالےٰ کی مدد کے سوا ہو نہیں سکتا۔ اسمیں شک نہیں کہ کامیابی کے لئے اسباب کا ہونا بھی ضروری ہے۔ مگر جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے توفیق نہیں ملتی۔ باوجود سامانوں کے اس کام کے کرنے کا جوش اور ہمت نہیں پیدا ہو سکتی دیکھو اگر کسی کو کچھ تکلیف پہونچے۔ اور وہ پولیس میں رپورٹ کرے تو پولیس اسکی تحقیقات کریگی۔ لیکن اگر پولیس کو حکام بالا کی طرف سے خاص طور پر اسکی تحقیقات کا حکم ہو۔ تو وہ بہت کوشش اور تندہی سے اس کام کو کریگی۔ اسطرح خدا تعالےٰ نے ہر کام کے لئے سامان پیدا کئے ہیں۔ لیکن جب خدا تعالےٰ ان کو یہ کہدے کہ میرے فلاں بندے کی مدد اور تائید کرو تو سمجھ لو۔ کہ وہ کسقدر زور سے کرینگے۔ تو صرف سامان کوئی چیز نہیں۔ اکثر اوقات سامان کی موجودگی میں ناکامی ہوتی ہے۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کا حکم ہو جائے۔ تو پھر کامیابی یقینی ہوتی ہے ۔

پس ہماری جماعت کو اسبات کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی خاص خاص صفات کو یاد کیا کرے۔ اور اس سورۃ کو پڑھا کرے۔ تا کہ جن کے دلوں میں وساوس نہیں انہیں آئندہ بھی نہ پڑیں۔ اور جنہیں پڑے ہوں ان سے نکل جائیں ۔

خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو وساوس سے بچائے۔ اور اسکے مقام کو بلند کرے۔ اور اتنا بلند کرے۔ کہ دنیا کی نظروں سے اتنے ہی دور ہو جاویں۔ جتنے ستارے ہیں۔ اور ان لوگوں میں ہمارا نام لکھا جائے۔ جو نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی جماعت ہے ۔

گوشت خوری کے متعلق گفتگو ایک پارسی سے

(از حکیم خلیل احمد صاحب مبلغ احمدیت مقیم دہلی)

۲۹ اگست کو مغرب کے وقت ایک پارسی جنٹلمین سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے کہا کہ میں گوشت خوری کے مسئلہ پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ مینے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ تشریف لائیں۔ میں مغرب کی نماز پڑھ لوں۔ پھر اطمینان سے آپکے ساتھ گفتگو کروں گا۔ میں ان کو بٹھا کر آیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد ہی وہ پارسی جنٹلمین معہ تین معزز ہندو صاحبان کے تشریف لائے۔ اسوقت علاوہ احمدی دوستوں کے تین غیر احمدی بھی تھے۔ جنمیں سے دو مولوی تھے۔ پارسی جنٹلمین نے کہا کہ انسان کے اعضاء میں سے سب سے بہتر عضو دماغ ہے۔ اسی کی وجہ سے دنیا میں مفید عام چیزیں ایجاد ہوئیں۔ اور اسی کو قوی رکھنے کی وجہ سے انسان خوشحال زندگی بسر کرتا ہے۔ اس لئے جسطرح بھی ممکن ہو۔ دماغ کی حفاظت ضروری اور مقدم ہے۔ آپ فرض کریں کہ ایک جہاز سمندر میں کسی ایسے مقام پر پھنس جائے۔ جہاں اسکو بیرونی دنیا سے غذا نہ پہونچ سکے۔ تو ایسی حالت میں انسان کو بچانے کے لئے ان جانوروں کو بھی جو بہت مفید ہیں۔ آخر کار کھانا ہی پڑیگا ٭

اسی طرح اعضاء انسانی میں سے دماغ جو بہترین عضو ہے اسکی حفاظت کے لئے ہم غور کرتے ہیں تو سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ چیز ویجیٹیبل (سبزیاں) ہے۔ اس سے دماغ کو بہت قوت پہونچتی ہے ٭

مینے کہا کہ میں آپکی ابتدائی تقریر کے ساتھ متفق ہوں اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ اعلیٰ کے لئے ادنیٰ کو قربان کرنا چاہیئے اور آپ کا یہ مسلمہ اصول بہت زور سے گوشت خوری کو جائز کر رہا ہے۔ بیشک انسان ہی اشرف المخلوقات ہے۔ اور دیگر ساری مخلوقات اسی کے واسطے بنائی گئی ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ وسخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض۔ زمین اور آسمان کی ساری چیزیں تمہاری خادم ہیں۔ یعنی تم انکے مخدوم بن کر فائدہ اٹھانے سے محروم نہ رہو۔ انسان اگر اس حقیقت کو معلوم کرے تو کبھی بھی ماسوا اللہ کی پرستش نہ کرے۔ نہ دھرتی ماتا کی نہ سورج اور چندرما دیوتا کی اور نہ کسی حیوان کی۔ آپ کی دوسری بات کہ خوشحال رہنے اور مفید عام چیز ایجاد کرنے کے لئے دماغ کی حفاظت نباتات سے کی جائے۔ اور سب سے بہتر مقوی دماغ سبزیاں ہیں۔ میں اسکے ساتھ اتفاق نہیں کرتا۔ اور نہ طب کی میٹریا میڈیکا اسکی تائید کرتی ہے۔ علاوہ بریں آپ مجھے بتائیں کہ دماغ کو طاقت اور قوت غذا کے ذریعہ پہونچا کر آپ اس سے کونسا فائدہ ڈھونڈتے ہیں مادی یا روحانی اسپر پارسی جنٹلمین نے جواب دیا کہ مادی فائدہ ہی اصل ہے، مادی ترقی سے ہی روحانی ترقی ہو جاتی ہے۔ مینے کہا کہ اس بحث سے علیحدہ ہو کر کہ دماغ اعضائے رئیسہ میں سے مقدم ہے یا دل۔ اور اس بحث سے بھی علیحدہ ہو کر کہ مادی ترقی سے ہی روحانی ترقی ہوتی ہے یا نہیں؟ اور نیز باریک بحثوں سے بھی الگ ہو کر صرف موجودہ زمانہ کے تجربہ کی بناء پر ایک شخص آپسے کہہ سکتا ہے کہ اس وقت تقریباً ساری معلومہ دنیا میں سے مغربی اقوام ایسی ہیں جنہوں نے حیرت انگیز مادی ترقی کی ہے۔ اور مادیات کی کوئی ایسی شاخ نہیں ہے جسمیں انہوں نے بڑھ چڑھ کر ترقی نہ کی ہو۔ حالانکہ یہ سب گوشت کھانے والی قومیں ہیں۔ اسی طرح ایشیائی ملکوں میں بھی گذشتہ زمانہ کے مشاہیر انسانوں کو اور انکی ترقی یافتہ قوموں کے تذکرہ کو چھوڑ کر موجودہ زمانہ میں بھی وہی قومیں مادیت میں بھی قوی ہیں۔ جو کہ گوشت کھاتی ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ ہندوستان کے اندر ہی دیکھ لو۔ تقریباً ننانوے فیصدی گوشت کھانیوالے انسان ہیں۔ اور وہ ہر رنگ میں ان سے قوی ہیں۔ جو کہ صرف سبزی کھاتے ہیں۔ اس تقریر کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ اسی وقت پارسی جنٹلمین نے اقرار کیا کہ بے شک بعض وقت انسان کے لئے گوشت کھانا ضروری ہے اور مفید ہے۔ اور ہرگز معصیت نہیں۔ ہاں زیادہ کھانا مضر ہے۔ مینے کہا کہ قرآن نے یہ ہدایت پہلے ہی کر دی ہے۔ ایک مقام پر ان سے فرمایا کہ کلوا من الطیبات یعنے ستھری اور پاک چیزیں کھاؤ۔ تو ساتھ ہی یہ حکم دیا ہے کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنی پاک اور ستھری چیزوں میں سے کھاؤ اور پیو۔ مگر زیادتی مت کرو جہاں اس کے معنے یہ ہیں کہ کھانے کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دو۔ وہاں یہ معنے بھی ہیں کہ ایک غذا پر مداومت مت اختیار کرو۔ پھر اسی لا تسرفوا کے حکم سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ ملک اور موسم اور بیماری اور صحت کا لحاظ رکھ کر کھاؤ۔ سرد ملکوں اور سرد موسم میں زیادہ تر سبزیاں استعمال مت کرو۔ تمہارا مزاج اگر بلغمی ہے۔ تو زیادہ تر سبزیاں استعمال نہ کرو۔ اسی طرح اگر تمہارا مزاج حار ہے تو گوشت کم کھاؤ۔ لیموں۔ انار۔ کھیرا۔ ککڑی اور ساگ کا استعمال زیادہ کرو۔ غرضیکہ قرآن پاک کے اس حکیمانہ حکم نے غذا میں تمام طرح کی زیادتی سے منع فرمایا ہے ٭

پارسی جنٹلمین نے جب اسلامی اصول کی تائید کی۔ تو اسکے معزز ساتھی نے جو کہ ہندو تھے۔ یہ کہا کہ انہوں نے غلط کہا ہے کہ مادی ترقی سے روحانی ترقی ہوتی۔ اصل یہ ہے کہ دنیا میں جتنے بڑے بڑے مہاتما گذرے ہیں۔ وہ سب کے سب گوشت سے پرہیز کرتے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں میں جتنے اولیاء گذرے۔ انہوں نے بھی روحانی ترقی کے لئے گوشت کو چھوڑ دیا تھا۔ یا کم کر دیا تھا۔ اب انکی آپس میں گفتگو ہونے لگی۔ اور میں خاموش ہو رہا۔ آخر کو اسی معزز ہندو نے مجھ سے کہا کہ میں آپ ہی پر فیصلہ چھوڑتا ہوں۔ آپ ہی بتائیں کہ روحانی ترقی حاصل کرنے کے لئے آپکے اسلام میں تمام بڑے بڑے مہاتماؤں نے گوشت چھوڑا ہے یا نہیں۔ مینے کہا کہ آپ فیصلہ اس تنازع کا مجھ پر نہ چھوڑیں کیونکہ جو میں فیصلہ دونگا۔ آپ اسکو قبول نہ کرینگے۔ اچھا فیصلہ اور قابل عمل فیصلہ ہر ایک مذہب کی کتاب خود دیا کرتی ہے۔ پھر وہ جس پر اس کتاب کا نزول ہوا وہ فیصلہ دیا کرتا ہے پھر وہ جو کہ خدا کی طرف سے علم پاکر دنیا کے لئے حکم اور عدل ہو کر آتے۔ میں بحیثیت ایک احمدی مسلمان ہونے کے یہ کہتا ہوں کہ ہماری کتاب اور ہمارے رسول اور ہمارے حکم و عدل نے بھی فیصلہ دیا ہے کہ گوشت خوری روحانی ترقی کی مانع نہیں ہے۔ اور جتنے بڑے بڑے مہاتما اور مہا پرش اسلام میں گذرے ہیں۔ کسی نے بھی گوشت خوری کو برا نہیں کہا۔ تقلیل غذا روحانی ترقی کا سبب ضرور ہے۔ لیکن صرف

نفلیل الجسم روحانی ترقی حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ روٹی اور پانی بھی کم کرنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ روزہ جس سے روحانی ترقی ہوتی ہے۔ اور اندرونی قوی روشن ہوتے ہیں۔ اسمیں اگر دن کے وقت گوشت کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ تو ساتھ ہی اچھے اچھے خوش ذائقہ پھلوں اور ترکاریوں بلکہ پانی کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ پس ہر ایک غذا کی زیادتی روحانی ترقی کی مانع ہے نہ خاص گوشت ۔

لفضلہ تعالے اس تقریر کا اثر اس پارسی جنٹلمین اور معزز ہندوؤں پر بہت اچھا ہوا۔ رات زیادہ ہو چکی تھی۔ اسلئے جلسہ برخواست ہوا ۔

فہرست نو مبائعین

خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ مولانا مولوی سید محمد عبد الواحد صاحب کو کہ انکی سعی اور کوشش سے بنگال میں احمدیت کی خوب اشاعت ہو رہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اب پورے ایک سو مبائعین کی فہرست اسم بنام ہمارے پاس ارسال کی ہے۔ جو ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ۹ دسمبر ۱۹۱۵ء کی نویں تاریخ سے لیکر ستمبر ۱۹۱۶ء کی پندرھویں تاریخ تک کے داخل سلسلہ احمدیہ ہونے والوں کی فہرست ہے۔ اور اس کے علاوہ تین اور اشخاص بھی داخل سلسلہ ہو چکے ہیں۔ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دکھائی دے رہا ہے اور ملائکہ لوگوں کے قلوب میں تحریک کر رہے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

۱ - چاند علی صاحب - پیر تلا
۲ - سراج الاسلام صاحب - بانسوب
۳ - عبد الملک صاحب - بیجبر
۴ - عبد الحکیم صاحب - بیجبر
۵ - ملک چاندنی بی صاحبہ کاؤتلی
۶ - زینبی بی بی صاحبہ - برہمن بڑیہ
۷ - عمر چاندنی بی صاحبہ - برہمن بڑیہ
۸ - عائشہ خاتون " "
۹ - مہر جان بی بی صاحبہ "
۱۰ - عالم چاندنی بی صاحبہ "
۱۱ - منور علی صاحب "
۱۲ - خدیجہ بی بی صاحبہ "
۱۳ - امیر الدین صاحب "
۱۴ - علیم النساء صاحبہ "
۱۵ - میاں ٹانگر صاحب - پیر تلا
۱۶ - ثمیر الدین صاحب "
۱۷ - غالب المعا صاحبہ
۱۸ - شرافت علی صاحب - کروڑا
۱۹ - سورباسیال صاحب - تیارا
۲۰ - منشی جوان الدین صاحب تاروا
۲۱ - مسعود علی صاحب - تاروا
۲۲ - غلام حسین خاں صاحب - دیوگاؤں
۲۳ - زین الحسین خاں صاحب دیوگاؤں
۲۴ - فیض الدین صاحب - ناؤگھاٹ
۲۵ - علی نواز صاحب بعذی شہر
۲۶ - خلیل الرحمن صاحب - کہڑم پور
۲۷ - محمد قادر صاحب - سوئیل پور
۲۸ - چوہدری حسن احمد صاحب - برام پور
۲۹ - عبد الکبیر صاحب - نثائی
۳۰ - مسعودہ خاتون "
۳۱ - سورج علی صاحب "
۳۲ - مظفر الدین "
۳۳ - فیض الدین صاحب "
۳۴ - مہر چاندنی بی صاحبہ - برہمن بڑیہ
۳۵ - منظور علی صاحب "
۳۶ - میاں چاند صاحب - بیج سرائل
۳۷ - افسر الدین صاحب - برہمن بڑیہ
۳۸ - صفیہ اختر بی بی "
۳۹ - حبیبہ خاتون صاحبہ "
۴۰ - حسین اختر بی بی "
۴۱ - زبیر علی صاحب - نثائی
۴۲ - جواد النساء بی بی شہرائیل کانڈی
۴۳ - لعل میاں صاحب - باندہی لوٹا
۴۴ - اکرم علی صاحب - برہمن بڑیہ
۴۵ - علیم النساء بی بی شہرائیل کانڈی
۴۶ - حاجی عبد الکریم صاحب بہرائے تلا
۴۷ - نصر الدین صاحب کاؤتلی
۴۸ - حسنی بی بی - نثائی
۴۹ - صاحب علی صاحب "
۵۰ - تائب علی صاحب "
۵۱ - جناب علی صاحب "
۵۲ - زبیدہ باقر - بیج سرائل
۵۳ - کرم چاندنی بی "
۵۴ - میر صدیق علی صاحب "
۵۵ - عبد المجید صاحب - رادھیکا
۵۶ - میر رفیق علی صاحب "
۵۷ - رئیس الدین صاحب "
۵۸ - طالب حسین صاحب واروک
۵۹ - امان اللہ صاحب - برہمن بڑیہ
۶۰ - عنبر علی صاحب - برہمن بڑیہ
۶۱ - ظہور علی صاحب "
۶۲ - قربان علی صاحب "
۶۳ - کتاب علی صاحب "
۶۴ - خدیجہ بی بی "
۶۵ - آما بی بی صاحبہ "
۶۶ - شوا بی بی "
۶۷ - کلثوم بی بی "
۶۸ - اختیام النساء بی بی "
۶۹ - صوبہ بی بی "
۷۰ - سالم النساء بی بی "
۷۱ - کھیلا بی بی "
۷۲ - خطیب الجنۃ بی بی "
۷۳ - زبید النساء "
۷۴ - فاضل صاحب - این ڈویا
۷۵ - مطیع الرحمان صاحب کسا میٹھ
۷۶ - عبد السبحان صاحب برہمن بڑیہ
۷۷ - منشی بشیر الدین صاحب جعفرآباد
۷۸ - جلال الدین صاحب شہرائیل کانڈی
۷۹ - سورج صاحب - شہرائیل کانڈی
۸۰ - اجنب النساء بی بی "
۸۱ - خصیب النساء بی بی "
۸۲ - منصوبہ النساء بی بی "
۸۳ - ہوسی بی بی "
۸۴ - زینب بی بی "
۸۵ - مہدی بی بی "
۸۶ - حاشرہ بی بی "
۸۷ - لعل میاں صاحب کروڑا
۸۸ - مولا علی صاحب گھوڑا
۸۹ - افضل الدین صاحب گھوڑا
۹۰ - صاحب علی صاحب گھنسور
۹۱ - عبد اللہ صاحب پیر تلا
۹۲ - میر عثمان علی صاحب بیج سرائل
۹۳ - صادر پیر امجد "
۹۴ - الطاف علی صاحب ہرنادی
۹۵ - عبد الاول صاحب ناؤگھاٹ
۹۶ - علاء الدین صاحب شہرائیل کانڈی
۹۷ - سوداگر صاحب پیر تلا
۹۸ - ثمیر الدین صاحب - پیر تلا
۹۹ - نور چاندنی بی برہمن بڑیہ
۱۰۰ - مولوی ظل الرحمن صاحب کسا میٹھ

فالحمد للہ علی اتمام المائۃ السابعۃ من المبائعین الاحمدیین ۔

اُستادوں کی ضرورت

بیرونجات کے احمدیہ مکاتب کے لئے احمدی اساتذہ کی جو کم از کم پرائمری پاس ہوں یا مڈل پاس ہوں۔ ضرورت ہے قرآن شریف کا ترجمہ جاننے والوں کو ترجیح دیجاویگی۔ درخواستیں میرے نام آنی چاہئیں ۔

عبد العزیز سکرٹری سب کمیٹی تعلیم قادیان ضلع گورداسپور

اطلاع

ٹریننگ کلاس حسب الارشاد حضرت اقدس کے قادیان میں کھلنے والی ہے۔ پرائمری پاس یا مڈل تک تعلیم یافتہ احمدی احباب جو ٹریننگ کلاس میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ۲۰ اکتوبر تک اپنی درخواستیں میرے نام بھیج دیں۔ وظیفہ مبلغ ے؍ ماہوار ملیگا۔ داخلہ کی تاریخ سے پھر مطلع کیا جائیگا ۔

نوٹ :۔ امیدوار سولہ سال سے کم عمر نہ ہوں ۔

خاکسار عبد العزیز سب کمیٹی تعلیم۔ قادیان ۔

مفقود الخبر کی تلاش

ایک نوجوان غلام نبی ولد شہاب الدین قاضی امرتسر باس۔ لمبا قد۔ ریش کا آغاز۔ پیشانی پر قدرے ایک چھوٹا دانہ زبان میں لکنت کسی قدر۔ ریاست جموں میں ملازمت کا کام کرتا تھا۔ عرصہ چار سال سے لاپتہ ہے جو صاحب کو اس کا پتہ معلوم ہو۔ ایڈیٹر الفضل کو اطلاع دیں

ایثار کی ایک عظیم الشان مثال

ترقی اسلام کے لئے چندہ کی تحریک کیگئی تھی۔ اس کے جواب میں ہمارے عزیز بھائی طالب علیخان صاحب ہیڈ محرر پولیس نے اپنی تمام لائبریری عنایت فرمائی ہے اور اپنے گھر کا دیگر مال و متاع بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس عظیم الشان ایثار کا بدلہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ لیکن میرے دل سے اس پیارے بھائی کے لئے تہ دل سے دعا نکلتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اور من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا کا مصداق بناوے۔ والسلام

سکرٹری ترقی اسلام

برادر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مندرجہ ذیل سلسلہ کتب ہا و اخبار بدر وغیرہ جو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا رہا ہوں۔ خدا کی راہ میں قربان کرتا ہوا جناب والا کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ ان کو آپ ترقی اسلام میں جہاں چاہیں یا حضور والا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کا جہاں اور جو ارشاد والا ہو۔ بھیجدیں یا کام میں لاویں۔ مجھے کوئی عذر نہیں۔ ہاں انکی روانگی کے حالات درج کرنے سے پہلے آنجناب اور حضور والا اور بزرگان احمدی سے مستدعی دعا ہوں کہ وہ قادر مطلق ذات واحد انکو غیر اسلامیوں کے لئے موجب راہ نما کرے۔ آمین۔ اور اس خطا کار کو اپنے آقا اپنے رہبر اپنے ہادی اپنے مولا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی جدائی میں صبر جمیل عطا فرماوے۔ اور موجب کار ثواب ہو۔

میرے بھائی میری حالت اللہ جل جلالہ پر روشن ہے۔ علاوہ اس ذخیرہ کے پھٹے پرانے پارچہ پوشیدنی و برتن خورد و نوش ضروری تقسیم اوقات کے لئے۔ دل قربانی اسلام کے لئے موجود ہے۔ ارشاد عالی پر انشاء اللہ تعالیٰ دریغ نہ ہوگا۔

آج کے روز صندوق محمولہ کتب بذریعہ بیل گاڑی ریل اسٹیشن بیاور ضلع اجمیر پر بھیجتا ہوں۔ جو یہاں سے ۲۶ میل ہے۔ کل انشاء اللہ بیاور پہنچکر پرسوں جناب والا کے اسم بامسمّٰی پر بلٹی ہوکر دوسرے لفافہ کے ذریعہ بلٹی خدمت والا میں پہنچے گی۔ بلٹی پہنچنے پر ریل اسٹیشن بٹالہ سے منگوانے کا انتظام فرمالیجیگا۔ بعید از پرورش بندہ نہ ہوگی۔ کار لائقہ سے دعا گو کو یاد فرمایا جائے اور دعا میں یاد رہے۔

جلد الہجوری و تحفہ گولڑویہ۔ واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت معہ لکچر حضرت علیہ السلام۔ النبی الموعود۔ روح اللہ۔ حقیقۃ الوحی۔ در ثمین۔ سرمہ چشم آریہ فتوح اسلام۔ سلک مروارید مع رویائے صالحہ وغیرہ جام شہادت۔ جلاء الافہام۔ اکسیر ہدایت۔ خزینۃ المعارف۔ گلزار وحدت۔ ست بچن۔ لیکچر سیالکوٹ۔ ضرورت امام۔ کامن احمدی۔ مجموعہ تقریر۔ حجۃ اللہ۔ راز حقیقت۔ برکات الدعا نور القرآن ہر دو حصہ۔ مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ السر المکتوم۔ تاریخ فرشتہ۔ براہین احمدیہ۔ شہادت القرآن۔ فیصلہ آسمانی۔ نشان آسمانی۔ اخبار بدر سے ۱۹۰۷ء تا ۱۹۱۲ء

فروخت زمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسکن مبارک کے قریب متصل مہمانخانہ تین ٹکڑہ زمین برائے فروخت موجود ہیں۔ ان اصحاب کے لئے جو مسکن مبارک کے قرب میں جگہ حاصل کرنے کے لئے دل میں دیرینہ تڑپ رکھتے ہیں۔ بہت عمدہ اور بے نظیر موقعہ ہے

ٹکڑہ نمبر ۱ یک کنال قیمت ۳۰۰ مبلغ ۲۲ ؎

ٹکڑہ نمبر ۲ دس مرلہ قیمت ۱۳۰ ؎

ٹکڑہ نمبر ۳ گیارہ مرلہ قیمت ۱۴۳ مبلغ ؎

تمام درخواستیں بنام خاکسار آئیں۔ اور روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت آوے۔

نوٹ:۔ جن اصحاب کی درخواست بمعہ روپیہ سب سے پہلے آئیگی۔ وہی مقرر کردہ ٹکڑے کے حقدار ہونگے۔

المشتہر خاکسار بشیر احمد (بھدبھٹہ) قادیان دارالامان

(۴ - ۳)

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مقوی اعصاب گولیاں

یہ گولیاں ہر قسم کے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہیں۔ چونکہ اعصاب کا مبداء دماغ ہے۔ اور ان کا جال تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے اسلئے یہ گولیاں مقوی دماغ۔ مقوی معدہ۔ مقوی حافظہ۔ اور کثرت بول کے لئے بہت مفید ہیں۔ دماغی محنت کی تکان کو رفع کرتی ہیں۔ اسی طرح اور بھی فوائد ہیں۔ قیمت فی درجن ایک درجن سے او پر فی گولی ۱؎ اور فیصدی چھ روپے چار آنہ لیکن اخبار الفضل کے حوالہ سے منگوانے والوں کے لئے ایک روپیہ میں پندرہ گولیاں۔ اس سے او پر فی گولی ۱؎ اور فی سینکڑہ پانچ روپے آٹھ آنہ۔

پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ بھیجا جائیگا۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد الدین احمدی۔ گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول بھی انکی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے۔ انکی تیار کردہ دوائی پر مجھے اعتماد ہے کہ اخلاص اور محبت سے تیار کیگئی ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

فہرست کتب موجودہ دفتر الفضل

کلام محمود ۴؎۔ مباحثہ شملہ ۳؎۔ خطبات نور حصہ اول و دوم ۱؎۔ ضرورت نبی ۱؎۔ اسلام بذریعہ شمشیر پھیلا یا بذریعہ تبلیغ ۲؎۔ پیغام مسیح ۱؎۔ نوٹ درس قرآن کریم ۱۲؎

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر الفضل قادیان

چمکا محمدی نظم پنجابی یعنی سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے بہت پسند فرمایا تھا